سوال

نات او(17)ولیاء

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلق علماء اہل سنت اور صوفیاء کا فرق بیان کیجئے اور صحیح عقیدہ کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ اور صفات پر اس طرح ایمان لانا فرض ہے جس طرح قرآن ، وحدیث ، اجماع اور آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سلف صالحین سے ثابت ہے مثلاً :

1 ۔ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے ۔

2 ۔ اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری پہر میں آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے ۔

3 ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے ۔

ان صفات اور تمام صفات ثابتہ پر ایمان لانا ضروری ہے ۔

1641748

م عبداللہ بن المبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

فَوق سَبْع سَمَاوَات عَلَى الْعَرْش اِسْتَوٰی بَائِن مِن خَلْقه وَلَا نَقُول كما قالت الجهمية إنه ها هنا وَأَشَارَ إِلَى الْأَرْض "

پنے رب کو جانتے ہیں، وہ سات آسمانوں سے اوپر عرش پر مستوی ہے ، اپنی مخلوقات سے جدا ہے ۔ اور ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے کہ وہ یہاں ہے اور انھوں نے زمین کی طرف اشارہ کیا ۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص 427 وسندہ صحیح دوسرا نسخہ ص 538 تیسرا نسخہ 9022/335)

نت کے خلاف جہمیہ (ایک انتہائی خطرناک گمراہ فرقہ) اور بتدعین ضالین مصلین کے دو عقیدے ہیں :

نہیں 1!

(معطلہ) لوگ کہتے ہیں :

تعالی لیس فی جهة "

وہ (اللہ تعالیٰ) جہات میں سے کسی جہت پر نہیں ہے ۔ (دیکھئے شرح المواقف ج 228

م (1/180 الشاملہ)

2 ۔ جہمیہ کہتے ہیں : اللہ تعالیٰ ہر جگہ بذاتہ اور ہر مخلوق میں ہے ۔ معاذ اللہ ۔

سلف صالحن نے شدید رد فرمایا ، بلکہ تکفیر بھی کی ہے ، مثلاً حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

تبارکَ وتعالی فی جمیعِ الأمکنةِ ، تعالی اللہ عن قولھم "

ول ہے کہ اللہ ہر مکان میں ہے ۔ پاک ہے اللہ اُن کے قول سے ۔ "

(العلو للعلی الغفار ج 2 ص 3529 70)

ضالہ مشبہہ کی ایک قسم ہیں ۔ (أعاذنا اللہ من شرہم)

وفیا سے عام طور پر دو گروہ مراد لیے جاتے ہیں :

1 ۔ صحیح العقیدہ صالحین اور زہاد اُمت مثلاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ، فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ، ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ اور بشر بن الحارث الحافی رحمہم اللہ یہ سب اہل سنت کے عقیدے پر تھے اور جہمیہ ، معطلہ مشبہہ اور بتدعین کے عقائد باطلہ سے بہت دور تھے ۔

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

بأنہ فی کل مکان، بل یقال إنہ فی السماء علی العرش"

"یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ (اللہ) ہر جگہ میں ہے بلکہ یہ کہا جاتا ہے وہ آسمان میں عرش پر ہے۔ (الغنیۃ الطالبین طریق الحق ج1 ص56 العلو للعلی الغفار 2 ص1370 فقرہ 548 طبقات الحنابلہ لابن رجب (1/296

ب (1/296) والعلو للعلی الغفار (2/1370)

عثمان المکی شیخ الصوفیہ نے اپنی کتاب : آداب المریدین میں کہا :

عرشہ بعظمۃ جلالہ دون کل مکان"

"وہ اپنی عظمت وجلالت کے ساتھ اپنے عرش پر مستوی ہے، ہر جگہ نہیں۔ (العلو للعلی الغفار (2/1225

(5711572

ن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے :

ج2 ص1241232 توضیح الاحکام ج1 ص(561

بن ابراہیم الجیلی (غالی صوفی) نے ایک مسافر کا کلام بطور تائید اور بطور حجت نقل کیا : "میں اپنی ہی مخلوق اور اپنا ہی خالق ہوں۔"

(انسان کامل اردو مترجم 33 طبع نفیس اکیڈمی کراچی)

کریم الجیلی نے اپنی اس کتاب کے شروع میں کہا :

ص17)

امداداللہ تھانہ بھونوی (جنھیں بعض لوگ مہاجر مکی کہتے ہیں) نے کہا :

ص38)

حاجی امداداللہ نے کہا :

غلطی کرکے گمراہ ہوجاتے ہیں تمثیل بیان فرمائی کہ کسی گرو کا ایک چیلہ توحید وجودی میں مستغرق تھا راستہ میں ایک فیل مست ملا اسپر فیلبان پکارتا آتا تھا کہ یہ ہاتھی مست ہے میرے قابو میں نہیں ہے۔ اس (چیلہ کو) لوگوں نے بہت منع کیا۔ مگر اس نے نہ مانا اور کہا وہی تو ہے اور میں بھی وہی ہوں خدا کو خدا سے

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی۔" (شمائم امدادیہ ص90 امدادالمشتاق ص126 فقرہ 318 دوسرا نسخہ ص132)

ں قصے سے پانچ باتیں ظاہر ہیں :

1۔ گُروہ کا چیلہ اپنے آپ کو اور ہاتھی کو خدا سمجھتا اور کہتا تھا۔

2۔ گُرو کے نزدیک ہاتھی مظہر مضل اور فیلبان (ہاتھی چلانے والا) مظہر ہادی تھا۔

3۔ صوفیاء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے بقول اُن کے خیر مظہر ہادی اور بقول اُن کے شر مظہر مضل ہے، جیسا کہ اس عبارت سے واضح ہوتا ہے۔

4۔ گُرو اور حاجی امداداللہ دونوں نے چیلے کے اس عقیدے "خدا کو خدا سے کیا ڈر؟" کی تردید نہیں کی بلکہ لوگوں کو سمجھایا کہ ہاتھی پر فیلبان بھی خدا (مظہر ہادی) تھا، لہذا چیلے کو اوپر والے خدا کی بات ماننا چاہیے تھی اور نہ ماننے کی وجہ سے وہ مارا گیا۔

5۔ صوفیاء وحدت الوجود کے عقیدے کو دل وجان سے صحیح سمجھتے ہیں۔

یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے لیکن اختصار کی وجہ سے صوفیائی عقیدہ وحدت الوجود کا ایک واقعہ بیان کرکے اس بحث کو ختم کرتا ہوں۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے ایک دفعہ کہا : "ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایکبار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی

اس طویل عبارت اور قصے سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک توحید میں غرق پیر کا یہ عقیدہ تھا کہ زنا کرنے والا اور کرانے والا وہی یعنی خدا ہے۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ۔ (نعوذباللہ)

نقل کفر کُفر نہ باشد

د رشید احمد گنگوہی نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرکے لکھا :

ہ۔ تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔ استغفراللہ۔۔۔"!

(مکاتیب رشیدیہ ص10 فضائل صدقات حصہ دوم ص556 بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص15)

مختصر یہ کہ اس قسم کے صوفیاء اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے قرآن وحدیث کے مخالف اور اہل سنت سے خارج ہیں۔

ذ من شرہم۔ آمین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ](#)

جلد3۔توحید وسنت کے مسائل-صفحہ71

محدث فتویٰ